Rs: 3/=

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی

جلد ۷۲ شمارہ ۳۶ ۱۵ر تا ۲۱ر ستمبر — ۱۵ر تا ۲۱ جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ

جموں و کشمیر کو تین حصوں میں

تقسیم کرنے کا سنگھی پلان

ہندستانی مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت

جموں و کشمیر اور کشمیری مسلمانوں کے ساتھ ہندستانی مسلمانوں کو جذباتی لگاؤ ہے اسلئے ایسی کوئی بھی تحریک ان کے لئے ناقابل برداشت ہو گی۔

سنگھ پریوار کا ظاہری تضاد کوئی نئی بات نہیں ہے۔ سنگھ پریوار میں شامل پارٹیوں اور تنظیمیں جو کچھ کہتی ہیں ان کا نقطۂ نظر ہمیشہ سیاسی ہوتا ہے اور اگر کسی بات کے کئی پہلو ہوں تو پھر ان تنظیموں اور پارٹیوں کا [illegible] سنگھ ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ سمت مقرر کرتا ہے۔

جب سے بی جے پی کو اقتدار کا چسکا لگا ہے اس کے بیانات اکثر و بیشتر آر ایس ایس کے نقطۂ نظر کے خلاف ہوتے ہیں اس لیے کہ آر ایس ایس کے خیالات اپنا کر بی جے پی کو اقتدار سے باہر ہو جانے کا خطرہ لگا رہتا ہے۔

گزشتہ سال جب مسٹر اٹل بہاری واجپئی کی قیادت میں تیس پارٹیوں پر مشتمل این ڈی اے کی حکومت تشکیل پا رہی تھی تو اس وقت مسٹر واجپئی نے ایک مشترکہ ایجنڈے کے نام پر جو سرکاری ایجنڈا تیار کیا تو اس سے انہوں نے بی جے پی ایجنڈے کی تین اہم باتوں یکساں سول کوڈ، دفعہ ۳۷۰ اور رام مندر کے مسئلہ کو خارج کر دیا تھا اور بی جے پی کی زبانی یہ اعلان کر دیا تھا کہ اب یہ تینوں باتیں سرکاری ایجنڈے سے باہر ہیں جس سے بعض سادہ لوح لوگ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اب بی جے پی ہندوتو کی طرف سے پس روی اختیار کر رہی ہے لیکن ابھی بی جے پی اور این ڈی اے کے اس اعلان کی سیاہی بھی خشک نہ ہو پائی تھی کہ آر ایس ایس کے چیف نے اعلان کر دیا کہ یہ تینوں مسائل بی جے پی کے ایجنڈے میں عمل کے لیے التوا میں ڈالے گئے ہیں ان سے توبہ نہیں کی گئی ہے۔ اس کے بعد سنگھ پریوار کی دوسری تنظیموں کے ذمہ یہ فریضہ ڈال دیا گیا کہ وہ بی جے پی کے اس ایجنڈے کو حسب امکان پالیسی چنانچہ آج تک بی جے پی اس سلسلہ میں خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں، وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل عملی طور پر اس ایجنڈے کو پورا کرنے میں پوری سرگرمی کے ساتھ مصروف کار رہی۔

مسئلہ کشمیر کے تعلقات سے بھی سنگھ پریوار کی یہی پالیسی ہے۔ ایک طرف بی جے پی کی زیر قیادت مرکزی حکومت ہے جس کے وزیر داخلہ مسٹر لال کرشن اڈوانی اعلان کر رہے ہیں کہ کشمیر کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کا حکومت کا کوئی منصوبہ نہیں ہے اور دوسری طرف آر ایس ایس کے چیف مسٹر سدرشن نے تجویز پیش کی ہے کہ مسئلہ کشمیر کا واحد حل اس کو تین حصوں میں تقسیم کر دینا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ لداخ اور جموں کو مرکز کے زیر انتظام علاقہ قرار دے دیا جائے۔ وادی کشمیر اور جموں کو علیحدہ علیحدہ ریاستیں بنا دی جائیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ جموں کشمیر کی تقسیم کے ساتھ ہی اس کے بہت سے مسائل خود بخود ہی حل ہو جائیں گے۔ مسٹر سدرشن کی اس تجویز کی تائید میں دلی دوران میں کئی اب بی جے پی، وشو ہندو پریشد اور شیو سینا کے لیڈروں کے بیانات بھی شائع ہوئے گئے ہیں۔ بال ٹھاکرے نے بھی کہا ہے کہ اگر تقسیم مسئلہ کشمیر کے حل میں معاون ہو سکتی ہو تو حکومت کو اس پر غور کرنا چاہیے۔

اگر واقعی ہماری ہندستانی حکومت کشمیر کے الجھے ہوئے مسئلے کو حل کرنا چاہتی ہے تو پہلے اسے کشمیری نوجوانوں کا اعتماد بحال کرنا چاہئے جو مسلح فورسز کی اندھی کارروائیوں کا شکار ہو کر بددل ہو چکے ہیں۔

کیا واقعی تقسیم کشمیر کے مسئلہ کا کوئی حل ہے؟ یہ سوال آج سے نہیں خود شیخ عبداللہ مرحوم کے دور سے ہی پوچھا جاتا رہا ہے۔ ایک مرتبہ مرحوم

محمد سالم جامعی

عبداللہ نے اس کا بڑا سنجیدہ جواب بھی دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر کشمیر کو ہندو، بدھ اور مسلمانوں کی بنیاد پر تقسیم کیا جاتا ہے تو پھر ہندوستان کے اس سیکولرزم کو کیا ہو گا جس کی بنیاد پر ہم نے ہندوستان کے ساتھ عارضی الحاق کا فیصلہ کیا تھا اور مہاراجہ ہری سنگھ کے بل ۱۹۴۷ء میں ہم نے ہندوستان کے ساتھ وابستگی اختیار کی تھی۔ ہم چاہتے تو آسانی کے ساتھ کشمیر کا پاکستان سے الحاق کر سکتے تھے مگر ہم نے سیکولرزم کی راہ کو پسند کیا تھا۔

ہمارے خیال میں سنگھ پریوار اور مرکزی حکومت کی یہ ایک ہی حکمت ہے اور مختلف طریقے کے بیانات کے ذریعہ وہ اسے عام کر دینا چاہتے ہیں کہ عوام کو خدشات و خطرات کا شکار بنا رہا ہے جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ آر ایس ایس وادی کو علیحدہ ریاست بنا کر اور اسے پاکستانی درندوں کے رحم و کرم

باقی صفحہ ۱۱ پر

بیت المقدس

جو زیتون کی برکتوں سے معمور ایک بابرکت سرزمین ہے

بیت المقدس ایک مختصر تعارف

[illegible]

بیت المقدس کے مختلف نام

[illegible]

ابتدائی آثار

[illegible]

مقدس مقامات

[illegible]

(الف) مسجد اقصیٰ

[illegible]

(ب) مسجد صخرہ

[illegible]

[illegible]

جغرافیائی محل وقوع

[illegible]

برطانوی پارلیمنٹ کے جیالے رکن آدم ہنٹیل کی دفتر جمعیۃ میں آمد

[illegible]

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بنگارو جی!

پہلے ہندوتو کو چھوڑیئے

اگست کے آخر میں جیسے ہی دلت لیڈر بنگارو لکشمن نے ایک منووادی پارٹی بی جے پی کی صدارت کا عہدہ سنبھالا تو ایسا لگا جیسے ہندوتو کی سیاست لرزنے لگی ہے۔ پھر آتے ہی انھوں نے پہلا تیر بھی ٹھیک نشانہ پر چھوڑا۔ انھوں نے یہ اعتراف کر کے کہ ملک کی سب سے بڑی اقلیت کو نظر انداز کر کے بی جے پی کا عوامی مقبولیت کا دعویٰ کھوکھلا ہی ہے، ان سب لوگوں کو چونکا دیا ہے جو بنگارو لکشمن کو صرف ربڑ کا گڈا تصور کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ نہ ان کی کچھ خواہشات ہیں اور نہ ہی ان کے اپنے کچھ تحفظات ہیں۔ حالانکہ ان کے اس اعتراف پر بی جے پی کے شدت پسند اندرونی حلقوں میں کافی لے دے ہو رہی ہے۔ تاہم عوامی سطح پر جو کچھ بھی کہا جا رہا ہے وہ احتیاطی محتاط طریقے سے ہی کہا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ آر ایس ایس جو بی جے پی کا ایک سیاسی بازو ہے، اس نے بھی بنگارو لکشمن کے اس اعتراف پر یہ کہتے ہوئے کہ "حالانکہ سنگھ کسی بھی فرقہ کی منہ بھرائی کے خلاف ہے مگر بنگارو لکشمن کا یہ بیان مسلمانوں کی منہ بھرائی کے زمرے میں نہیں آتا" ایک طرح سے اپنے محتاط ردعمل کا ہی اظہار کیا ہے۔

بنگارو لکشمن جی نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ بی جے پی کو مسلمانوں کے پاس جانا چاہئے اور اگر انھیں اس سے کوئی شکایت ہے تو اسے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ انھوں نے یہ بھی اعتراف کیا کہ سنٹرل بہاری باجپئی کے اقتدار میں اقلیتوں کے ووٹوں کا بھی بڑا دخل ہے۔

جہاں تک بی جے پی کے مسلمانوں کے مسائل سمجھنے کا تعلق ہے ہم اس سے متفق نہیں ہیں کہ بی جے پی کو مسلمانوں کے مسائل کا علم نہیں ہے۔ وہ اگر مسلمانوں کے مسائل سے ناواقف ہوتی تو وہ اتنی شدت کے ساتھ یکساں سول کوڈ، دفعہ ۳۷۰ اور اجودھیا کے مسئلہ کو اپنے ایجنڈے میں شامل نہ کرتی۔ آج اگرچہ سیاسی مجبوریوں اور اقتدار کی خواہشوں کی وجہ سے بی جے پی نے ان تینوں خالص مسلمانوں کو متاثر کرنے والے مسائل کو حکومت کے ایجنڈے سے نکال دیا ہے لیکن پارٹی کے ایجنڈے میں ابھی بھی یہ تینوں معاملات سرفہرست ہیں۔ بنگارو لکشمن اگر واقعی چاہتے ہیں کہ ملک کی اقلیتیں بھی بی جے پی کی طرف راغب ہوں تو انھیں چاہیے کہ وہ ہندوتو کے داغ سے پارٹی کا دامن پہلے صاف کرلیں اور اسے سیکولرزم کے قالب میں ڈھال کر ملک کے تمام باشندوں کے لیے قابل قبول بنائیں۔

بنگارو لکشمن جی بی جے پی اور سنگھ کے پرانے کارکن ہیں۔ انھیں یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ بی جے پی اور سنگھ نے صرف مسلمانوں کی عزت نفس کو چوٹ پہنچانے کے لیے ہی اجودھیا میں پانچ سو سالہ تاریخی حقیقت بابری مسجد کو مفروضہ توہمات کا سہارا لے کر اور ہندو عوام کو بھڑکا کر مسمار کر دیا ہے اور اب صرف مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کی خاطر اسی جگہ مفروضہ رام مندر بنانے کی بار بار بات کہی جا رہی ہے۔ کیا بنگارو لکشمن جی اپنی پارٹی بی جے پی اور سنگھ پریوار کی اس حرکت پر کوئی لب کشائی کر سکیں گے؟ اگر واقعی بی جے پی صدر اس بات کے خواہش مند ہیں کہ مسلمان بی جے پی کی طرف راغب ہوں تو انھیں چاہیے کہ وہ پہلے بابری مسجد کی مسماری پر مسلمانوں سے معافی مانگیں اور اعلان کریں کہ بابری مسجد کو دوبارہ اسی جگہ تعمیر کرا دیا جائے گا اور اگر ان میں اتنی جرأت نہیں ہے تو انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمان اب کسی بھی سیاسی پارٹی کے لیے بازیچۂ اطفال بننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ وہ وقت جا چکا ہے جب مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر یا بہلا پھسلا کر ووٹ حاصل کر لیا جاتا تھا۔ اب ان کا سیاسی شعور بیدار ہو چکا ہے اور جس پارٹی یا امیدوار کو اہل اور مخلص سمجھتے ہیں اسی کے لیے اپنے ووٹ کا استعمال کرتے ہیں۔

ہمارے خیال میں بنگارو لکشمن نے مسلمانوں کی طرف یہ پانسہ اترپردیش کے آئندہ سال [illegible]

جواہر القرآن

سورہ توبہ - ۹

ترجمہ آیات: ۶۵-۶۸ حضرت شیخ الہند

○ اور اگر تو ان سے پوچھے تو وہ کہیں گے ہم تو بات چیت کرتے تھے اور دل لگی۔ تو کہہ کیا اللہ سے اور اس کے حکموں سے اور اس کے رسول سے تم ٹھٹھے کرتے تھے۔ (۶۵)

○ بہانے مت بناؤ تم تو کافر ہو گئے اظہار ایمان کے پیچھے۔ اگر ہم معاف کر دیں گے تم میں سے بعضوں کو تو البتہ عذاب بھی دیں گے بعضوں کو اس سبب سے کہ وہ گنہگار تھے۔ (۶۶)

○ منافق مرد اور منافق عورتیں سب کی ایک چال ہے سکھائیں بات بری اور چھڑائیں بات بھلی اور بند رکھیں اپنی مٹھی بھول گئے اللہ کو سو وہ بھول گیا ان کو تحقیق منافق وہی ہیں نافرمان۔ (۶۷)

○ وعدہ دیا ہے اللہ نے منافق مرد اور منافق عورتوں کو اور کافروں کو دوزخ کی آگ کا پڑے رہیں گے اس میں وہی بس ہے ان کو اور اللہ نے ان کو پھٹکار دیا اور ان کے لیے عذاب ہے برقرار رہنے والا۔ (۶۸)

فوائد: ــــــــ علامہ شبیر احمد عثمانی

[illegible]

[illegible]

مجھے حیرت نہیں ہوگی اگر دارا سنگھ آئی ایس آئی کا ایجنٹ ثابت ہو جائے

ہندستانی مسلمانوں کا اس تنظیم سے کوئی تعلق نہیں ہے

معروف دانشور اور محکمہ پولیس کے اعلیٰ افسر جناب وبھوتی نارائن رائے کا ایک اہم انٹرویو

[illegible]

میں غریبوں کی لڑائی کے لئے سیاست میں آئی تھی

بی جے پی کی سیاست سے دل برداشتہ لیڈر اوما بھارتی کا انٹرویو

[illegible]

صفحۂ روزگار

کمپیوٹر سینٹر کا انتخاب احتیاط سے کیجیے

انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اس دور میں جہاں کمپیوٹر کی افادیت دن بدن بڑھتی جارہی ہے وہیں کمپیوٹر کی مانگ میں بھی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ حالت یہ ہے کہ بازار میں مانگ کے مقابلہ میں اچھے کمپیوٹر کی [illegible] محسوس ہونے لگی ہے۔ یہ صورت حال اس وقت ہے جبکہ بہت سے پرائیویٹ ادارے [illegible] اس میں سرگرم ہیں۔ اس مانگ کو دیکھتے ہوئے بازار میں روز نئے نئے کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ کھل رہے ہیں۔ کئی کمپیوٹر سینٹر سیکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ اس صورت میں کئی مرتبہ ٹریننگ کے خواہش مند افراد کو بہت دھوکہ سے گذرنا پڑتا ہے۔ یہ بات کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہے کہ کمپیوٹر کی تعلیم مہیا کرانے والے زیادہ تر مراکز پرائیویٹ سیکٹر سے ہی منسلک ہیں۔ اس کے مقابلے سرکاری اداروں کی تعداد بہت کم ہے۔ [illegible]

[illegible]

بابر کی مذہبی رواداری اور ہندوؤں سے برتاؤ

تحریر: خورشید مصطفیٰ رضوی

[illegible]

(جاری)

عالم اسلام

بوسنیا میں ۱۵۱ انسانی ڈھانچے برآمد

[illegible]

بنگلہ دیش میں زہریلا پانی

[illegible]

پاکستان کے سرحدی علاقہ میں اڑن طشتری

[illegible]

عراق پر بمباری

[illegible]

جموں و کشمیر کی خودمختاری

[illegible]

کارکنوں کو آتشیں اسلحہ کی تربیت

ہندوتو کی حفاظت کا بجرنگی طریقہ

[illegible]

امیر الہند مدظلہ کا دورۂ یوروپ و امریکہ

لفاظی ... کی ... کشمیر ... کہیں ... خواہش

[illegible]

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

دوسری مرتبہ جب ۲۰۰۰ء میں اپریل سے قومی وقت شیر کشمیر نہیں رہے تھے لگ بھگ ۲۲ سال کی جیل کی زندگی نے ان کی تمام طاقت چھین لی تھی جو کبھی شیر کشمیر کا نام دیا گیا تھا۔ کشمیر کے خواب کو ۱۹۸۸ء میں اس طرح جدوجہد کرتے کہ مرکز اور ریاستوں کے رشتوں کا تعین دوبارہ ہو سکتا۔

ان کے انتقال کے بعد سیاست کے خاندانی اصول کے تحت ان کے بیٹے فاروق عبداللہ گدی پر بیٹھے۔ شیخ عبداللہ کے انتقال سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا... ۱۹۸۳ء کا جموں و کشمیر اسمبلی کا انتخاب ایک ہندو پارٹی کی حیثیت سے نیشنل کانفرنس نے ریاست کو ہندوؤں اور مسلمانوں کے خانوں میں تقسیم کر دیا۔ ۱۹۸۴ء میں فاروق عبداللہ کی حکومت گرا دی گئی اور ان کے بہنوئی غلام محمد شاہ کو وزیر اعلیٰ بنا دیا گیا۔

کمزوروں کے اپنے وہ خود کو ایک ہوشیار سیاستداں کہتے تھے... اس سمجھوتے سے جموں و کشمیر میں نیشنل کانفرنس اور کانگریس کی ملی جلی حکومت قائم ہوئی۔ سمجھوتے سے پہلے نیشنل کانفرنس کا وجود ہی ایک طرح سے غائب ہو گیا تھا... ریاست میں کوئی مخالف پارٹی ہی نہیں رہ گئی تھی... ۱۹۸۶ء میں کشمیر کی صورت حال اور بھی بگڑ گئی۔ فاروق راجیو سمجھوتے نے اسمبلی انتخابات میں زبردست دھاندلی کا مظاہرہ کیا۔ ایسے امیدواروں کو جنہوں نے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کیے تھے، شکست خوردہ قرار دے دیا گیا۔ جمہوریت کے ساتھ اس مذاق نے بہت سارے نوجوانوں کو ہتھیار اٹھانے کے لیے مجبور کر دیا...

بہت جلد ہی ... کشمیری نوجوانوں کی حالت... ۱۹۸۹ء ... کشمیری نوجوانوں کے احساس محرومی کی وجہ سے اپنے گروہوں میں شامل کرنا آسان ہو گیا۔ ... کشمیر کے بارے میں بھارتی پالیسی ... کانگریس حکومت نے ۱۹۸۳ء میں ... ۱۹۹۰ء میں کشمیر ... کشمیر کے عوام ... ہندوستان میں شامل ہو کر کشمیری عوام کی حالت میں سدھار ہوا ہے یا نہیں؟ اس سوال کا یہ کوئی جواب نہیں ہو سکتا...

یہاں سے بھی بڑھ کر ... کشمیر کے ہندوستان میں ... ہندوستان کے عوام ... ان سب حالات کی وجہ سے کشمیر ... ہے کہ وہ ہندوستان کی ... جس ... کی توقع رکھیں گے۔ ☐☐

بھارت ماتا سے انصاف کی بھیک مانگ رہی ہے ایک کشمیری نوجوان کی ماں

عالمی خبریں

انسانی کلوننگ کی مخالفت

کارل واڈرکس کا انتقال

جاپان میں آتش فشاں پھٹا

دنیا کی سب سے بڑی ریڈیو دوربین تیار

یونین کے مقابلوں کی قیمت

ستمبر تک کے ... تفصیل حسب ذیل ہے

غار حرا سے گنبد خضرا تک

تحریر: علامہ امیر ادروی

[illegible]

مشرکین کی فریب کاری

[illegible]

پورا محلہ ویران ہوگیا

[illegible]

مسلمانوں کی نو آبادی

[illegible]

نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عمر انصاری

لاکھوں میں بھی ایک وہ کتنی حسیں ہے
قدموں میں دو عالم تھا مگر خاک نشیں ہے
کیا اس میں تعجب وہ اگر اتنی حسیں ہے
فردوس مدینے کی اک بستہ زمیں ہے
ہونے کو تو ہر وصف دو عالم بھی ہے لیکن
تشبیہ کوئی اس رخ روشن کی نہیں ہے
عظمت کو سمیٹے وہ محفل کہاں تک
خاک کف پا بھی ہے تو افلاک نشیں ہے
تفسیر ہے یہ ان کے نقوش کف پا کی
یہ خلد ارم ہے ، تو وہ فردوس بریں ہے
خدا ذکر ہے جس کی جبہ لطف و کرم کا
شرمندہ ہوئی سی ماہ ، انجم کی جبیں ہے
اس دل کو ہو کیا خوف مگر روز ابد کا
وہ دل جو محمد کی محبت کا امیں ہے

(جاری)

اترانچل کے بعد اب مغربی اترپردیش کے تیئس اضلاع پر مشتمل

ہرت پردیش کا مطالبہ

اترپردیش میں اترانچل کی ایک پہاڑی ریاست کی تشکیل کے بعد اب ... کے جانے والے اترپردیش میں نئے صوبوں کی مانگ زور پکڑتی نظر آنے لگی ہے جن میں اس وقت چودھری اجیت سنگھ کا ہرت پردیش کا مطالبہ کافی گرم ہو کر سامنے آ رہا ہے۔ حالانکہ ایک علیحدہ ریاست بنانے کے مطالبہ کرنے کی تحریک چلانے والے مغربی یوپی کے یہ لیڈر کسی ایک نام پر ابھی متفق نہیں ہیں اور کئی ناموں سے جدا جدا کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ مگر اتنا طے ہے کہ اترانچل کے بننے کے ساتھ ہی ...

[illegible]

باجپئی کے بعد کون؟

ناگپور میں بی جے پی عاملہ کے اجلاس میں ابھرنے والا ایک اہم سوال

[illegible]

اصلاح معاشرہ عشرہ برائے تملناڈ ۶ تا ۱۵ر اگست

رپورٹ: مولانا اظفر جمال قاسمی

[illegible]

پروگرام کی تفصیل

[illegible]

جمعیۃ علماء احمد آباد گجرات کا اظہار غم

[illegible]

اظہار تعزیت

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم جو اس وقت یوروپ و امریکہ کے دینی، تعلیمی و تبلیغی دورہ پر ہیں، کی اہلیہ محترمہ کی سانحۂ ارتحال (۲۳ر اگست) پر ملک و بیرون ملک سے تعزیتی جلسوں، تجویزوں اور پیغامات کا سلسلہ جاری ہے جن کو انتہائی اختصار کے ساتھ ہدیۂ ناظرین کررہے ہیں۔

جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی تعزیتی نشست

[illegible]

جمعیۃ علماء ضلع گریڈیہ کی تعزیت

[illegible]

مدرسہ کرامتیہ جلال پور میں جلسہ تعزیت

[illegible]

دیوریا میں ایصال ثواب

[illegible]

بقیہ: اوما بھارتی کا انٹرویو صفحہ ۴ سے

انھوں نے ایڈوانی اور ہلاوہ کو اپنی خواہش ضرور بتائی اور آنے والے انتخابات کے بعد ایڈوانی جی نے کہا کہ وہ صاحب مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مجھ سے کہا کہ کیا تم جانتی ہو۔ انھوں نے مجھے اس شخص کی معاشی حالت اور ذات کے بارے میں پوچھا، مجھے اس کی ذات تک کا پتہ نہیں تھا۔ بھی ہلاوہ نے مجھے بلا کر کہا کہ ان کو مجھ میں اور اکاگی اور ان میں وہیں دیال نظر آتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ شادی کرنے کے بعد ہم دونوں وہ تین سال کے لیے بہت مصروف ہو جائیں گے جس کے بعد دوسرے کاموں میں پھنس جائیں گے لیکن اگر میں اس خوشی کو قربان کر دوں تو ملک کا بہت بھلا ہوگا۔ اس لیے میں نے سنیاس لینے کا فیصلہ کیا۔

■ آپ کہتی ہیں کہ آپ نے سیاست چھوڑ دی لیکن بی جے پی کہتی ہے کہ آپ نے سیاست نہیں چھوڑی ہے۔ تو کیا واقعی آپ نے سیاست کو نہیں چھوڑا ہے؟

■ بندیل کھنڈ علاقہ سے میں نے ہزاروں لوگوں کو بی جے پی کا ممبر بننے کی تحریک دی لیکن بی جے پی کے نظریہ میں ان کا یقین بھی پہلے نہیں رہا۔ بی جے پی چھوڑ کر گئی میں ان لوگوں کے ساتھ انصاف نہیں کر سکوں گی۔ میرے لیے تو بی جے پی ہی سیاست ہے۔

■ بچے کے بارے میں آپ کیا کہیں گی؟

■ میں ایک بڑی خیالی سیاسی ہوں کہ لوگ اس کی تقلید کریں۔ میں اپنی ذاتی فیصلے کے ساتھ نہیں چل سکتی بلکہ یہ تم دیکھ کے لیے ٹھیک نہیں ہے۔ اس پر جذبات حاوی ہو جاتے ہیں۔ اس لیے میں ایک دن میں فیصلہ کرتی ہوں کہ سیاست میرے لیے نہیں ہے اور چھوڑ دیتی ہوں اور لوگ بے چین ہو جاتے ہیں۔

■ اور آپ کا مستقبل؟

■ میں نے کام کے لیے ہندوستان کے تین حصوں کو منتخب کیا ہے۔ بندیل کھنڈ، بنا رس یا گنگا اور گنگا یا تری۔ میں کوئی سماجی کام کرنا یا غیر سرکاری تنظیم نہیں بنانا چاہتی۔ میں عوام کو غربت سے لڑنے کے لیے متحد کرنا چاہتی ہوں۔□□

بقیہ: بیت المقدس صفحہ ۳ سے

پر حضرت عمرؓ نے شہر میں داخل ہونے کے بعد نماز پڑھی اور کسی گرجا گھر میں نماز پڑھنے سے انھوں نے انکار کر دیا تھا کہیں ایسا نہ ہو بعد میں آنے والی نسل اسے سند جواز سمجھتے ہوئے اس میں نماز ادا کرنے لگے۔

عیسائیوں کی عبادت گاہ کے تعلق سے جو بات کہی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ کنیسہ قیامہ "قیامت کا گرجا گھر" جس کی تعمیر ملکہ ہیلانہ نے ۳۲۵ء میں کی تھی، عیسائیوں کے یہاں یہ اہم اور مقدس مقام سمجھا جاتا ہے۔□□

(اطلاعات اسلامی سے ترجمہ)

بقیہ: انصاف کی بھیک صفحہ ۷ سے

کے انتقال کے بعد تیمور کی پرورش کی تھی۔ کہنا ہے کہ اگر کوئی بھی اس بات کو ثابت کر دے کہ میرے بھائی کا تعلق کسی تنظیم سے تھا تو آپ مجھے اور میرے گھر والوں کو مار سکتے ہیں۔ راجہ بیگم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا "یہ ہندوستانی کا فرض ہے کہ ان کو انصاف دلانے کو یقینی بنائے۔ جن لوگوں نے ہمارے لڑکے کے ساتھ یہ کیا ہے، وہ بھی شناخت بھی نہیں چھپا رہے ہیں۔ وہ گلی وغیرہ میں آتے ہیں اور فخر سے کہتے ہیں ہم نے ہی پاکستانی گھس پیٹھیوں کو مارا ہے۔"

تیمور کے گھر سے رخصت ہوتے ہوئے میں نے راجہ بیگم سے پوچھا جو اداری ملاقات کے دوران خاموشی کے ساتھ روتی جا رہی تھیں، کیا آپ اپنے ملک کے لوگوں سے کچھ کہنا چاہتی ہیں، تو انھوں نے جواب دیا کہ اب تیمور تو واپس نہیں آ سکتا لیکن کم سے کم ان لوگوں کو سزا تو ملنی چاہیے جنھوں نے گھناؤنی حرکت کی ہے کیونکہ انھوں نے ایک بے گناہ انسان کو اغوا اور قتل کر دیا۔ اگر انصاف کوئی چیز ہے اور ہندوستان میں ہے تو جن لوگوں نے یہ جرم کیا ہے ان کو سزا ملنی چاہیے۔□□

بقیہ: سنگھی پلان صفحہ ۱ سے

پر چھوڑ کر اس سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہے۔ ہندوستان میں شامل ہونے والی دوسری ریاستوں اور جموں کشمیر کے الحاق میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ دوسری شامل ہونے والی ریاستیں برطانوی ہندوستان کا حصہ تھیں جبکہ جموں کشمیر ایک خود مختار ریاست تھی پھر دوسری ریاستوں کا الحاق دستوری طور پر مکمل تھا جبکہ جموں کشمیر کا الحاق عارضی اور دفعہ ۳۷۰ کے مندرجات کے ساتھ مشروط تھا اس لیے اگر آج کوئی تنظیم یا حکومت اسے تقسیم کرنے کی بات کرتی ہے تو اسے نہ اخلاقاً درست کہا جا سکتا ہے اور نہ ہی قانوناً اس کا کوئی جواز مہیا کیا جا سکتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہندوستان کی دوسری بڑی اکثریت مسلمانوں کو کشمیر اور اس کے عوام کے ساتھ ایک جذباتی لگاؤ ہے۔ خود کشمیری عوام بھی چند انتہا پسند گروہوں کو چھوڑ کر اپنے خصوصی حقوق اور ۱۹۵۳ء سے پہلی پوزیشن کی بحالی کے ساتھ ہندوستان کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اس لیے بعض طالع آزما سیاستدانوں کو چھوڑ کر ہندوستان کے مسلمان کسی بھی قیمت پر یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ جموں کشمیر کو تقسیم کر کے وادی کے کشمیریوں کو پاکستان کا لقمہ تر بنا دیا جائے۔

ہم صاف طور پر بتا دینا چاہتے ہیں اور اپنے انھیں کالموں میں ہم بار بار یہ بات دہرا چکے ہیں کہ اگر واقعی ہماری ہندوستانی حکومت کشمیر کے الجھے ہوئے مسئلہ کو حل کرنا چاہتی ہے تو پہلے اسے ان کشمیری نوجوانوں کا اعتماد بحال کرنا چاہیے جو گذشتہ دس سالوں کی انتہائی کارروائیوں کا شکار ہو کر بددل ہو چکے ہیں۔ ان بے روزگار نوجوانوں کو روزگار مہیا کیا جانا چاہیے جو اپنی زندگی کی بقا کی خاطر غیر دانستہ طور پر غلط لوگوں کا آلۂ کار بن جاتے ہیں۔ اور وہاں کے اس عوامی مطالبہ کو تسلیم کر لیا جائے کہ انھیں جو حقوق ۱۹۵۳ء سے پہلے حاصل تھے انھیں لوٹا دیے جائیں۔

ہمیں امید ہے کہ اگر کشمیری نوجوانوں کا اعتماد حاصل کرنے میں ہمارے رہنما کامیاب ہو جاتے ہیں تو پھر وہاں انتہا پسندی سر اٹھا سکے گی اور نہ وہاں خون بہنے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ آر ایس ایس کی یہ تجویز انتہائی احمقانہ اور جارحانہ سوچ پر مبنی ہے اور ہمیں امید ہے کہ ملک کا سنجیدہ طبقہ اس کی پرزور مخالفت کرے گا۔□□

مدرسہ فخر العلوم گانوڑی میں ایصال ثواب

۲۳ اگست ۲۰۰۰ء بروز چہار شنبہ بعد نماز فجر تمام طلباء و منتظمین حضرات تعلیم و تعلم میں مشغول ہو گئے۔ ایک خبر کے ذریعہ یہ اطلاع ملی کہ مولانا سراج الدین صاحب مظاہری ناظم جمعیۃ علماء ضلع بجنور نے یہ اندوہناک خبر دی کہ فدائے ملت امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی صاحب دامت برکاتہم صدر جمعیۃ علماء ہند کی اہلیہ محترمہ اس دار فانی سے دار بقا کی طرف رحلت فرما گئی ہیں۔ یہ خبر جانکاہ وحشت اثر ہو کر مدرسہ فخر العلوم گانوڑی کے طلباء کے کانوں میں پڑی تو سب پر سکوت طاری ہو کر رہ گیا۔ جملہ اساتذہ و طلبہ فخر العلوم نے مسجد میں جمع ہو کر تلاوت کلام پاک کے بعد مرحومہ کے لیے ایصال ثواب کیا اور اللہ رب العزت مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائے۔ آمین۔ ہم خدام مدرسہ امیر الہند مدظلہ کی اہلیہ کی وفات پر غم سے لبریز دلوں کے ساتھ تعزیت پیش کرتے ہیں۔

بقیہ: رام پرکاش گپتا صفحہ ۱۲ سے

انھوں نے کہا کہ کشمیر میں امرناتھ یاتریوں کا قتل عام قابل مذمت ہے لیکن اس کی آڑ میں بجرنگ دل، وشو ہندو پریشد وغیرہ کی جانب سے مسلمانوں پر حملے بھی قابل مذمت ہیں۔ ہر مسلمان کو شک کی نگاہ سے دیکھنا اور پاکستان سے ان کا رشتہ جوڑنا ملک کے مفاد میں نہیں ہے۔ مذہبی اقلیتوں کو شبہ کی نظر سے دیکھنا بھی مناسب نہیں۔ قومی انسانی حقوق کمیشن کو چاہیے کہ وہ اس کی تحقیق کرے اور آئی ایس آئی کا ایجنٹ قرار دینا سماجی سیاست دادی کے خلاف ہے۔

ہم نے نہرو، گاندھی، سنگھ پریوار کے اور یہ دستور ہند کو دل سے تسلیم نہ کیا جانا، بجرنگ دل کے ذریعہ خود سپردگی اور مندروں کی گرفت لینے کا اعلان، نائل بہاری باجپئی کے ذریعہ آئین ہند پر نظر ثانی کے لیے کمیشن کا قیام، آر ایس ایس کی شاکھاؤں میں تربیت کے بعد ایک خاص فرقہ کے خلاف ذہن سازی اور اس کو بالکل مٹا دینے، نیز شناخت کو ختم کر دینے کا عہد کرنا اور آر ایس ایس کے تربیت یافتہ نوجوانوں کو بیچ کرنے اس کا ثبوت ہیں۔ ان حرکتوں سے آر ایس ایس کا موقف واضح ہو جاتا ہے کہ ہندو راشٹر بنانے کے خفیہ ایجنڈے کے تحت کام کس تیزی کے ساتھ کیا جا رہا ہے صرف موقع کا انتظار ہے۔

انھوں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے مزید کہا کہ پاکستان ملک میں بدامنی اور انتشار پیدا کر کے ملک کو کمزور کرنا چاہتا ہے جبکہ آر ایس ایس اور اس کی ہمنوا تنظیمیں بجرنگ دل، وشو ہندو پریشد اندرون ملک فرقہ وارانہ مسائل پیدا کر کے ملک کی سالمیت کو خطرہ میں ڈال رہی ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں مولانا موصوف نے بتایا کہ ہندو راشٹر کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے یہ انگریزوں کی قائم کردہ فرقہ وارانہ منافرت کا ایک حصہ ہے اور اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ فرقہ پرستوں کے حوصلوں میں اس کا یہ مقصد فرقہ پرستی سے مل کر بھی ہو سکتا ہے اس کا استعمال مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لیے فرقہ پرست طاقتیں بھی کر سکتی ہیں۔

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
Posting Date - 11/12 September 2000
15-21 SEP 2000
R. N. I. NO. - 38985/82
Postal Registration No. - DL - 11022/2000

منظر پس منظر

م - س - ج

ایک گورنر کی خواہشات۔ گورنر اور وزیر اعلیٰ آمنے سامنے

گورنر کا ریزرو فنڈ کا مطالبہ

خود کو قربان کر دینے پر تیار

ایک گورنر کی بلند خواہشات

[illegible]

گورنر وزیر اعلیٰ کے سامنے

[illegible]

گورنر کا ریزرو فنڈ کا مطالبہ

[illegible]

خود کو قربان کر دینے پر تیار

[illegible]

رام پرکاش گپتا اسلام اور مسلم دشمن طاقتوں کی کھلے عام حمایت کر رہے ہیں

جمعیۃ علماء کانپور کے جنرل سیکریٹری مولانا متین الحق اسامہ قاسمی کا بیان

[illegible]

ہفت روزہ الجمعیۃ

مدیر
مکیت
مقام اشاعت
مطبوعہ

[illegible]

[illegible]

۳۰ ستمبر ۲۰۰۰ء

منیجر